اہل بیت کی خواتین (رضی اللہ عنھن) کی مثالی سیرت

IDEAL CHARACTER OF THE AHL-E-BAYT WOMEN (May Allah be pleased with them)

Saba Batool
Ph D scholar, Muhyiddine Islamic University, Nerian Sharif Azad Kashmir:787sababatool@gmail.com
Dr Hafiz Muhammad Saleem Saedi
Assistant Prof, Islamic Studies Department, Muhyiddine Islamic University, Nerian Sharif Azad Kashmir:hafizmuhammadsaleemsaedi@hotmail.com

Abstract

Women have a very special place, status, and dignity. Women played an important role in developing the Muslim society. All female companions (Ṣiḥābiyāt) were very pious, generous, brave and helpful. They had a lot of knowledge of Qurān, Ḥadīth & Arabic literature. Every Muslim likes to know the life sketches of wives of the Holy Prophet (Peace be upon him and the daughters of the Holy Prophet (Peace be upon him). In this article, life sketches of women are listed in two categories, such as wives of the Holy Prophet (Peace be upon him) and the daughters of the Holy Prophet (Peace be upon him). Historians agree that the wives of Prophet (Peace be upon him) are eleven. And the daughters of the Prophet (Peace be upon him) are four. They are Ḥadhrat Ruqayyah, Ḥadhrat Umm. e. kulsum, Ḥadhrat Zainab and Ḥadhrat Fatima (May Allah be pleased with them).

Keywords: Women, Wives and Daughters of the last Prophet.

اہل بیت کی خواتین میں ازواج مطہرات، اور بنات طاہرات شامل ہیں۔ ان قابل قدر خواتین میں سے بعض وہ خواتین ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا۔ اور بانیء اسلام کی حفاظت اور اسلام کی تبلیغ کو اپنا مطمع نظر ٹھہرایا۔ اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں دنیا سے الگ تھلگ رہ کر عبادت میں صرف کردیں۔

ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنھا

ام المومنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنھا قریش کے ایک معزز ترین قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے جد امجد قصی تھے۔ اس لحاظ سے آپ اور حضور ﷺ ہم جد ہیں۔ آپ کے والد کا نام خویلد تھا۔ اور والدہ فاطمہ بنت اسد تھیں۔ آپ کی شادی پہلے ورقہ بن نوفل سے طے ہوئی، لیکن پھر کسی وجہ سے ابوہالہ سے ہوگئی۔ اسکی وفات کے بعد عتیق بن عابد مخزومی کے ساتھ ہوگئی۔ اسکے فوت ہونے کے بعد آپکے چچازاد کیساتھ ہوئی۔ اور اسکی وفات کے بعد جب آپ بیوہ ہوگئیں۔ آپکے والد اور شوہر دونوں کا انتقال ہوگیا تھا اور کوئی آپکا نگران نہ تھا اسوقت آپکی شادی حضور ﷺ کیساتھ ہوئی۔ آپکا ذریعہ آمدن تجارت تھا اور کافی مالدار تھیں۔ اپنا مال مختلف تاجروں کے ذریعہ انہیں معقول معاوضہ دے کر فروخت کرواتی تھیں۔ حضور ﷺ کی امانت اور صدق کا چرچا ہر طرف پھیلا تو اپنا مال حضور ﷺ کو فروخت کروانے کے لیے دیا۔ اور آپ ﷺ کی امانت وصداقت سے متاثر ہو کر آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھجوایا سے آپ نے فوری طور پر قبول کرلیا۔

حضور ﷺ کی نبوت کی بھی سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنھا نے تصدیق کی۔ مسند احمد میں ہے (آنحضرت ﷺ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور صحابہ سے دریافت کیا کہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی کو پورا علم ہے، آپ نے فرمایا سنو تمام جنتی عورتوں میں سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور مریم بنت عمرا ان اور آسیہ بنت مزاحم ہیں جو فرعون کی بیوی تھیں)[1]

صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مردوں میں سے تو صاحب کمال بہت سارے ہوئے ہیں، لیکن عورتوں میں سے کامل عورتیں صرف حضرت آسیہ ہیں جو فرعون کی بیوی تھیں اور حضرت مریم بنت عمران ہیں اور حضرت خدیجہ بنت خویلد ہیں اور حضرت عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے سالن میں چوری ہوئی روٹی کی

---

[1] احمد بن حنبل، مسند، ناشر: عالم الکتب۔ بیروت طبع اول: 1419ھ باب: مسند عبداللہ ابن عباس حدیث 2901
Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad, Publisher: Alam-ul-Kutub. Beirut First Edition: 1419 AH Chapter: Musnad Abdullah ibn Abbās Ḥadīth 2901

فضیلت باقی کھانوں پر)۔[2] شعب ابی طالب میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ محصور رہیں اور 10 نبوی کو ہجرت سے تین سال قبل فوت ہوئیں۔[3]

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

حضرت سودہ بنت زمعہ عرب کے ایک قبیلے عامر بن لوی سے تعلق رکھتی تھیں۔انکی والدہ کا نام شموس تھا۔ انکی پہلی شادی انکے والد کے چچا کے بیٹے سکران سے ہوئی۔ اسکے بعد حضور ﷺ کے ساتھ ہوئی۔ آپکا قد لمبا تھا۔ مزاج میں ظرافت تھی۔ بہت سخی تھیں۔ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درہم سے بھری ایک تھیلی بھیجی تو اسی وقت صدقہ کر دی۔ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں باہر جاتے دیکھ کر مزاح میں فرمایا کہ ہم نے تمہیں دیکھ لیا۔اس بات پر سخت برہم ہو کر حضور ﷺ سے شکایت کر دی جس کے بعد آیت حجاب نازل ہو گئی۔

انہوں نے اپنے پہلے شوہر سکران کے ساتھ مل کر اسلام قبول کر لیا اور کچھ سال دونوں مکہ میں رہے، پھر حبشہ کی طرف ہجرت کر لی، پھر واپس آکر مکہ میں ہی مقیم رہے۔انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں 22ھ میں وفات پائی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپکا نام عائشہ، کنیت ام عبد اللہ اور لقب حمیرا تھا۔ آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی لخت جگر تھیں۔اور حضرت عائشہ صدیقہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ازواج مطہرات میں سے آپ ہی کنواری تھیں آپکا نکاح 10 نبوی میں پانچ سو درہم کے عوض حضور ﷺ کے ساتھ طے پایا۔اور رخصتی شوال کے مہینے میں ہوئی آپ بہت سخی اور فیاض تھیں۔ اپنا سب کچھ راہ خدا میں خرچ کر دیتی تھیں۔ایک مرتبہ آپکے بھانجے عبد اللہ بن زبیر نے درہم

---

[2] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، ناشر: دمشق۔بیروت۔2014ء۔کتاب: انبیاء علیہم السلام کے بیان میں باب:32 حدیث3411

Muḥammad bin Isma'il Al-Bukhārī, Al-Jama'i al-Sahih, Publisher: Damascus. Beirut. Published in 2014. Book: Narration of the Prophets Chapter 32 Ḥadīth 3411(contains 6 or 8 volumes)

[3] عبد المالک مجاہد، خاتون اول سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے سنہرے واقعات ناشر: دار السلام پبلشرز، 1432ھ صفحہ:21

Khatoon e awal Syeda Khadija (May Allah be pleased with her) ki zindgi k sunehty waqiat, Abdul Malik Mujahid Publisher: Dar-ul-Salam Publishers. Publication: 1432 AH page 21

سے بھری ایک تھیلی آپکو بھجوائی تو آپ نے اسے اسی وقت اللہ کی راہ میں دے دیا۔اور ایک مرتبہ آپ روزے سے تھیں،اور افطار کے لیے جو کچھ تھا وہ خادمہ کو دے دیا، جب افطار کا وقت ہوا تو کسی نے آپ کے لیے بکری کا گوشت بھجوا دیا تو اس سے روزہ افطار کر لیا۔آپ فقہ، طب اور شاعری میں مہارت رکھتی تھیں۔آپ نے 17 رمضان 58 ہجری میں وفات پائی۔اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا حضرت عمر بن خطاب کی بیٹی تھیں۔انکا پہلا نکاح خنیس کیساتھ ہوا، جو کہ جنگ بدر میں شہید ہوا اور فوت ہو گیا۔اس کے بعد انکا نکاح حضور ﷺ کیساتھ ہوا۔آپ علم و فضل اور زہد و تقوی میں بلند مقام رکھتی تھیں۔آپ سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی،۔اور آپکی روایات ساٹھ ہیں جو آپ نے حضرت عمر کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں۔اور آپ سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ آپ معاویہ کے دور میں مدینہ میں فوت ہوئیں۔

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنھا

انکا نام زینب بنت خزیمہ بن حارث اور لقب ام المساکین تھا۔انکے اس لقب کی وجہ یہ تھی کہ وہ بہت متواضع اور منکسر المزاج تھیں، غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔اللہ کی راہ میں بہت مال خرچ کرتی تھیں۔دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیتی تھیں۔[4]

نکاح

آپکے پہلے نکاح کے بارے میں کتب سیرت میں کافی اختلاف ہے۔ایک قول یہ ہے کہ آپکا پہلا نکاح عبداللہ بن جحش سے ہوا جو مسلمان تھے اور غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔اس کے بعد انکا نکاح حضور ﷺ کے ساتھ ہوا۔ ابھی نکاح ک و تین ماہ ہی گزرے تھے کہ انکی وفات ربیع الاول کے آخری ایام میں ہو گئی۔

[4] محمود احمد غضنفر، صحابیات مبشرات ناشر: اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی۔انڈیا ، 1997ء صفحہ:77
Maḥmood Aḥmad Ghazanfar, Ṣiḥābiyāt Mubashirāt, Publisher: Faith Publishing House, New Delhi. India Published: 1997, p. 77

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

آپکا نام ہند اور لقب ام سلمہ تھا۔ پہلا نکاح حضرت ابو سلمہ کے ساتھ ہوا۔ اور ان دونوں نے مل کر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا اور مل کر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اور پھر اسلام کی خاطر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اپنے خاندان والوں اور اہل و عیال کی پرواہ نہ کی۔ انکا دوسرا نکاح حضرت ابو سلمہ کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہوا۔ انکی وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔

حضرت ام سلمہ سے بہت زیادہ روایات مروی ہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ فقہ و حدیث طب اور شاعری میں مہارت رکھتی تھیں۔ نیز کئی غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ رہیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کا کام سرانجام دیتی رہیں۔ آپکی وفات کے بارے میں زیادہ مشہور قول یہی ہے کہ 63ھ میں ہوئی۔

حضرت زینب بنت حجش رضی اللہ عنہا

آپکا نام زینب، والد کا نام حجش اور کنیت ام حکیم تھی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں، انکا نکاح پہلے حضور ﷺ نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ سے کیا، اس نکاح کی دو وجوہات تھیں۔ ایک یہ کہ حضرت زید بن حارثہ شرعی احکام سے اچھی طرح واقف تھے اور آپ ﷺ چاہتے تھے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنھا بھی ان احکام سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور اس طرح قریش کی خواتین میں بھی اسلام کی تعلیمات پھیل سکیں اور دوسرا یہ کہ عرب منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کو ناجائز اور گناہ سمجھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے طلاق دینے کے بعد حضرت زینب سے نکاح کر کے یہ ثابت کیا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں اور اسکی مطلقہ سے نکاح کرنا کوئی عیب کی بات نہیں ہے، اس لیے آپ ﷺ نے وحی کے نازل ہونے کے بعد حکم الہی کے مطابق حضرت زینب کے ساتھ نکاح کیا۔[5]

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

حضرت جویریہ رضی اللہ عنھا قبیلہ بنی مصطلق سے تعلق رکھتی تھیں۔ انکا سلسلہ نسب کچھ یوں ہے:

---

[5] محمود احمد غضنفر، صحابیات مبشرات، صفحہ:77

Maḥmood Aḥmad Ghazanfar, Ṣiḥābiyāt Mubashirāt, Publisher: Faith Publishing House, New Delhi. India Published: 1997, p. 77

جویریہ بنت حارث بن ابو ضرار بن حبیب بن عائذ۔ وہ قبیلہ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں۔ غزوہ مریسیع میں جو قیدی گرفتار ہو کر آئے ان میں شامل تھیں اور حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ انہوں نے حضرت ثابت بن قیس سے مکاتبت کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ نو اوقیہ سونا ادا کر دیں تو آزاد کر دی جائیں گی۔ اس رقم کی ادائیگی کے لیے انہوں نے مختلف لوگوں سے امداد طلب کی۔ آنحضرت ﷺ سے امداد طلب کی تو آپ ﷺ نے تمام رقم کی ادائیگی کرنے کے بعد ان سے نکاح کر لیا۔

سردار کی بیٹی ہونے کے باوجود بھی انتہائی سادہ اور زہد والی زندگی گزاری، آپ 65 سال کی عمر پا کر 50ھ میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنھا

آپکا نام رملہ، والدہ کا نام صفیہ اور والد حضرت ابو سفیان تھے۔ اپنے باپ حضرت ابو سفیان سے پہلے اسلام میں داخل ہوئیں۔ انتہائی عابدہ و زاہدہ تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ انکے والد ابو سفیان قبول اسلام سے قبل اسلام کے سخت ترین دشمن تھے۔ اس نکاح کا اثر یہ ہوا کہ حضرت ابو سفیان اسلام میں داخل ہو گئے۔ آپ حضرت معاویہ کے دور میں 73 برس کی عمر پا کر فوت ہوئیں۔[6]

حضرت صفیہ رضی اللہ عنھا

آپکا نام صفیہ بنت حی بن اخطب ہے۔ آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھیں۔ آپ کے باپ اور دادا اپنی قوم کے رئیس تھے۔ جنگ خیبر کے بعد جو قیدی اور زر مسلمانوں کو ملا ان میں کچھ عورتیں بھی تھیں جو لونڈی کے طور پر ملی تھیں۔ پہلے حضرت دحیہ کلبی کی سفارش پر حضور ﷺ نے آپکو حضرت صفیہ کو دیا تو صحابہ کرام نے اس پر اعتراض کیا کہ حضرت صفیہ رؤساء کی بیٹی ہیں دحیہ کلبی کے ساتھ کیسے رہیں گی تو آپ ﷺ نے خود ان سے نکاح فرما لیا۔

آپ رضی اللہ عنھا بڑی متحمل مزاج تھیں۔ بڑی سے بڑی مصیبت کے وقت بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتی تھیں۔ حدیث کی عالمہ تھیں۔ آپ سے متعدد احادیث مروی ہیں۔

[6] محمد سعید انصاری، سیر صحابیات مع اسوہ صحابیات، ناشر: دار الاشاعت مصطفائی۔ دہلی، 2009ء صفحہ: 77
Muḥammad Saeed Anṣārī, Seyar-e-Ṣaḥābiyāt with uswah Ṣiḥābiyāt, Publisher: Dar-ul-asha'at Mustafai. Delhi Sun Published: 2009, p.77

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپکا نام میمونہ بنت حارث بن حزن ہے۔ آپکا پہلا نکاح ایک شخص مسعود ثقفی سے ہوا۔ اس سے کسی اختلاف کی وجہ سے طلاق ہو گئی۔ پھر ایک اور شخص کہ ساتھ ہوا، وہ فوت ہو گیا تو 7 ھ میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرما لیا۔ آپ حدیث اور فقہ کی عالمہ تھیں اور آپ سے متعدد احادیث مروی ہیں۔

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

حضرت ماریہ قبطیہ کے والد کا نام شمعون تھا۔ جو نہایت حسین و جمیل تھیں۔ انہیں مقوقس نے آپ ﷺ کو بطور ہدیہ دیا تھا۔ اور ساتھ 1000 مثقال سونا، ایک گھوڑا اور ایک خچر بھی دیا تھا۔

ان سے حضور ﷺ کا ایک بیٹا جنکا نام ابرہیم تھا، پیدا ہوا، حضور ﷺ انہیں نہایت عزت دیتے تھے، اکثر ان کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ انکے بیٹے کی وجہ سے باقی ازواج مطہرات ان پر رشک فرماتی تھیں۔ اور ان کو ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ 19 ہجری میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا

حضور اکرم ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں، جن میں حضرت رقیہ، ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت زینب اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔

یہ آپ ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں اور اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہی مکہ میں ایمان لے آئیں، لیکن انکے شوہر ابوالعاص ابھی حلقہ بگوش اسلام نہیں ہوئے تھے۔ انکو اسلام کی وجہ سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جسکی وجہ سے آنحضرت ﷺ انکی بے حد تعریف کیا کرتے تھے۔ انکے شوہر ابوالعاص بھی بعد میں مدینہ میں مسلمان ہو گئے اور یہ مدینہ میں ہی 8 ھ کو فوت ہوئیں۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی دوسری صاحبزادی ہیں۔ انکی ولادت اس وقت ہوئی جب حضور ﷺ 33 برس کے تھے۔ اور انکی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور پورے مکہ میں انکی اور حضرت عثمان کی شادی کو بہترین نکاح سمجھا گیا اور کئی لوگوں نے اس پر شعر بھی کہے۔ انکا انتقال مکہ میں ہی 2 ھ میں ہوا۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنھا

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنھا حضور ﷺ کی تیسری بیٹی ہیں۔ یہ بھی حضرت رقیہ کے انتقال کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا کے شوہر انتقال کر گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے اس رشتہ کو پیش کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فی الوقت اس کے بارے میں کوئی جواب نہ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو محسوس ہوا تو آپ نے آنحضرت ﷺ سے کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حفصہ کو عثمان سے بہتر خاوند ملے گا، پھر حضور ﷺ نے انکے ساتھ اللہ کے حکم سے نکاح کر لیا اور حضرت عثمان کا نکاح حضرت ام کلثوم سے ہوا۔ انکا وصال 9ھ کو ہوا۔[7]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا حضور ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنھما کی والدہ ہیں۔ انکے بے شمار فضائل ہیں۔ آپ بعثت سے پانچ برس قبل کعبہ کی تعمیر کے وقت پیدا ہوئیں۔

حضور ﷺ نے انکا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا۔ آپ اپنے فضائل کے اعتبار سے باقی خواتین سے ممتاز ہیں۔ اور آپکی یہ فضیلت کئی احادیث سے ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول االلہ ﷺ نے فرمایا کہ :(فاطمہ رضی اللہ عنھا میرے جسم کا حصہ ہے جو بات انہیں ناراض کرتی ہے وہ مجھے بھی ناراض کرتی ہے اور جو بات انہیں خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے اور بے شک قیامت کے دن تمام نسب منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے نسب کے)[8] اس حدیث کے بارے میں مفسرین اور محدثین کرام نے کئی تصریحات کی ہیں: جیسا کہ امام آلوسی حنفی لکھتے ہیں کہ :"پس اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا بعض حیثیتوں سے امہات المومنین میں سے ہر ایک سے افضل ہوں، بلکہ بعض حیثیتوں جیسا کہ "؛ حیثیت بضعیہ (جسم نبوت کا حصہ ہونے سے) خلفاء اربعہ میں سے ہر ایک سے افضل ہوں تو اس میں بھی کوئی

[7] محمد اسحاق بھٹی، اسلام کی بیٹیاں، ناشر: مکتبہ قدوسیہ۔ لاہور، نومبر 2020ء، صفحہ: 73

Muḥammad Ishāq Bhattī, Islām Ki Baytian, Publisher: Maktaba Quddusia. Lahore Publication: November 2020 Page:73

[8] احمد بن حنبل، مسند احمد، جلد4: صفحہ: 323، 332

Aḥmad bin Hanbal, Musnad Aḥmad, Vol. 4, pp. 323, 332

حرج نہیں۔"[9] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن، امام حسین ، مولی علی رضی اللہ عنھم اور سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنھا پر چادر ڈالی اور پھر بارگاہ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے ساتھ خاص ہیں، ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک فرما دے۔)[10]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا سے فرمایا کہ (اللہ تعالی تمہیں اور تمہاری اولاد (یعنی حسن و حسین) کو آگ کا عذاب دینے والا نہیں)۔[11]

سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیھا نبی کریم ﷺ کو آپ کی تمام اولاد سے زیادہ محبوب تھیں اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا سے زیادہ سیرت میں حضور ﷺ کے مشابہ اور کوئی نہیں تھا۔ جیسا کہ المعجم الکبیر میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: (آپ کو آپ کے اہل بیت میں کون زیادہ محبوب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے میرے اہل بیت سے زیادہ محبوب فاطمہ رضی اللہ عنھا ہے۔[12]

اس حدیث پاک سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کی تمام خواتین پر برتری ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ آپ کی برتری دو جہتوں سے ثابت ہوتی ہے۔ ایک افضیلت آپکی نسلی برتری اور آپکے نسب کی شرافت کی وجہ سے ہے، کیونکہ آپ نبی کریم ﷺ کے جسم کا حصہ ہیں اور یہ آپکا ایسا اختصاص ہے کہ اس میں آپ کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور دوسری آپکی افضیلت آپکی سیادت کی وجہ سے ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ (انها سيدة نساء

---

[9] سید محمود آلوسی حنفی بغدادی، تفسیر روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، ناشر: دار الالفکر۔ بیروت طبع اول: 1414ھ جلد:12 صفحہ:6

Sayyed Mahmud Ālusī Hanafī Baghdadī, Tafseer Rooh al-Ma'anī fi Tafsir al-Qur'an al-Azim wa'l-Sa'ba al-Mathānī, Publisher: Dar-ul-Fiqar, Beirut, 1414 AH Vol.12 p.6

[10] ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، سنن الترمذی، ناشر: مکتبۃ العلمیہ۔ اردو بازار۔ لاہور، 2015ء۔ صفحہ: 874

Abu Issa Muḥammad ibn Issa Tirmidhī, Sunan al-Tirmidhī, Publisher: Scientific Library. Urdu Bazaar. Lahore, 2015. Page: 874

[11] ایضا جلد:5 صفحہ:364 حدیث:11519

Ibid, Vol. 5, p. 364, Ḥadīth: 11519

[12] ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی، السنن الکبری، ناشر: دار المعرفہ۔ بیروت۔ طبع اول: 1411ھ جلد:5 صفحہ:392،391 حدیث:9236

Abu 'Abd al-Raḥmān Aḥmad b. Shu'ayb al-Nasa'ī, Al-Sunan al-Kubra, Publisher: Dar-ul-Mu'rafa. Beirut. First Edition: 1411 A.H. Vol. 5, pp. 391, Ḥadīth: 9236

العالمین)۔ کہ آپ تمام جہانوں کی عورتوں کی سیدہ ہیں اور یہ آپکی ایسی فضیلت ہے کہ اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔اور افضیلت فاطمیہ پر بکثرت صحیح احادیث کی وجہ سے اس پر علمائے امت کا اجماع منعقد ہے۔

سیدہ زہراء رضی اللہ عنھا بول چال اور اٹھنے بیٹھنے میں رسول اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھیں۔ جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا بیان فرماتی ہیں کہ (میں نے گفتگو، بول چال اور اٹھنے بیٹھنے میں کسی کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا سے زیادہ رسول اکرم ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ رسول اکرم ﷺ جب سیدہ زہرہ رضی اللہ عنھا کو آتے دیکھتے تو انہیں خوش آمدید کہتے، انکی خاطر کھڑے ہو جاتے انھیں بوسہ دیتے، انہیں اپنی نشست پر بٹھاتے اور جب سیدہ زہرہ رضی اللہ عنھا رسول اکرم ﷺ کو آتے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں)[13]۔

اسی طرح حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان فرماتی ہیں کہ (تمام ازواج مطہرات رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا چلتی ہوئیں آئیں، خدا کی قسم ان کی چال رسول اکرم ﷺ کی چال سے الگ نہیں تھی۔)[14]

سیدہ زہراء رضی اللہ عنھا رسول اکرم ﷺ کو انتہائی عزیز تھیں۔ جب آپ سفر میں جاتے تو سیدہ زہراء رضی اللہ عنھا کے ساتھ آخر میں ملاقات فرماتے۔ اور سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے سیدہ زہراء رضی اللہ عنھا کے ساتھ ملاقات فرماتے۔ اور آپ رضی اللہ عنھا کو فرماتے: میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔[15]

---

[13] بخاری، صحیح بخاری، جلد:5 صفحہ:2317 حدیث: 5928
Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, Vol. 5, p. 2317, Ḥadīth: 5928.

[14] زین الدین محمد بن عبد الرؤوف المناوی، مناقب الزہراء، ناشر: مکتبۃ باب العلم جامعہ علی المرتضی۔ لاہور صفحہ 62 طبع اول: 1432ھ
Zayn al-Din Muḥammad bin Abdul Rauf al-Manāwī, Manaqib al-Zahra Publisher: Maktaba Bab-ul-Ilm Jamia Ali al-Murtaza. Lahore, p. 62, Volume 1: 1432 AH

[15] زین الدین محمد بن عبد الرؤوف المناوی، مناقب زہرہ، صفحہ: 62
Zayn al-Dīn Muḥammad bin Abdul Rauf al-Manāwī, Manaqib al-Zahra, p. 62, Vol 1: 1432 AH

سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد بھی انکا نکاح کا باقی ہونا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا کی یہ فضیلت خاص ہے کہ آپکے وصال کے بعد بھی آپکا نکاح باقی ہے۔ جبکہ باقی لوگوں کا نکاح انکے وصال کے بعد منقطع ہو جاتا ہے اور زوجہ اپنے خاوند کو غسل نہیں دے سکتی بلکہ اس کے لیے اجنبیہ ہو جاتی ہے لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یہ خصوصیت ہے کہ وصال کے بعد بھی آپکا نکاح منقطع نہیں ہوا۔ جیسا کہ کتب احناف میں اس کی تصریح موجود ہے کہ وصال سے بھی آپ رضی اللہ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح منقطع نہیں ہوا اور اسکی دلیل یہ حدیث ہے کہ (ہر سبب اور نسب موت سے منقطع ہو جاتا ہے سوائے میرے سبب اور نسب کے) اور یہ آپ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی فضیلت خاص ہے۔

روز محشر سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کی شان

روز محشر بھی آپ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالی خصوصی عنایات اور نعمتوں سے نوازے گا۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قیامت کے دن ایک نداء دینے والا نداء دے گا کہ اے محشر والو اپنی نظریں جھکالو تا کہ حضرت فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا گزر جائیں۔)[16]

ایک دوسری روایت میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ناقہ عضباء پر بٹھایا جائے گا)[17]

اسی طرح حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن انبیائے کرام سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مومنین کے ساتھ محشر میں تشریف لائیں گے، اور صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائیں جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جسکا قدم اسکی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے آگے ہو گی)[18]

---

[16] الحاکم، المستدرک، جلد:3 صفحہ:166 حدیث:4728
al-Ḥakim, Al-Mustadrak, Vol. 3, p. 166, Ḥadīth: 4728

[17] ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جلد:10 صفحہ:353
Ibn e Asakar, Tarīkh Damascus al-Kabīr, Vol. 10, p. 353

[18] الحاکم، المستدرک، جلد:3 صفحہ:166 حدیث:2727
al-Ḥākim, Al-Mustadrak, Vol. 3, p. 166, Ḥadīth: 2727.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا: (سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں میں، فاطمہ رضی اللہ عنھا، حسن اور حسین رضی اللہ عنھما ہوں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے محبت کرنے والے ہوں گے آپ نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔)[19]

اولاد فاطمہ رضی اللہ عنھا کا اولاد رسول ﷺ ہونا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: (ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جسکی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ رضی اللہ عنھا کے بیٹوں کے کہ میں ہی انکا ولی اور عصبہ ہوں۔)[20]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاکدامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالی نے اسے اور اسکی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا ہے)[21]

خود حضرت عائشہ صدیقہ جیسی ازواج مطہرات بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا سے افضل کسی کو نہیں سمجھتی تھیں جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ (میری نظر میں فاطمہ رضی اللہ عنھا سے افضل ان کے ابا جان کے علاوہ کوئی نہیں)[22]

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ (نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے اطلاع دی ہے کہ مسلمان خواتین میں ذریت کے اعتبار سے تم سے اعظم کوئی نہیں)[23]

---

[19] ایضا جلد:3 صفحہ:164 حدیث:4723
Ibid, Vol. 3, p. 164, Ḥadīth: 4723

[20] ایضا جلد: صفحہ:179 حدیث: 4770
Ibid, Vol, 3 Page 179, Ḥadīth 4770

[21] الطبرانی، المعجم الکبیر، جلد:22 صفحہ:407 حدیث:1018
al-Tabarānī, Al-Mu'jam al-Kabīr, Vol. 22, p. 407, Ḥadīth: 1018.

[22] ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الاوسط، ناشر مکتبۃ المعارف، الریاض جلد:3 صفحہ:137 حدیث: 2721
Abu al-Qāsim Suleimān bin Aḥmad al-Tabarānī, Mu'jam al-Awsat, Maktabat-ul-Ma'arif, Vol. 3, p. 137 Ḥadīth: 2721

[23] احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری، دار المعرفۃ بیروت ج 8 صفحہ:136
Aḥmad b. 'Ali b. Ḥajar al-Asqalānī, Fatḥ al-Bārī, Dar al-Ma'rifa, Beirut, vol. 8, p. 136

اس حدیث سے تمام عورتوں پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔اور آپ ﷺ کو اسکی اطلاع وحی کے ذریعے بھی دی گئی۔کوئی شخص اصل کی طہارت،اور جوہر کی پاکیزگی میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر نہیں۔

اہل بیت کی سیرت کی خصوصیات

اہل بیت کی سیرت کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

اسلام کی خدمت

ااہل بیت اطہار کی خواتین عالمہ، فہم وفراست اور گہری بصیرت رکھنے والی تھیں۔حدیث اور فقہ کی ماہر تھیں بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین کرام نے ان سے احادیث کی روایت کیں۔کئی صحابیات فصیح وبلیغ کلام کی مالک اور شاعرہ تھیں۔

اسلام کی اشاعت اور بانیءاسلام حضرت محمد صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت

اسلام کی اشاعت کے لیے جو غزوات لڑی گئیں ان میں اہل بیت اطہار کی خواتین کی شجاعت کے کارنامے بہت مشہور ہیں۔جنگوں میں مردوں کے ساتھ برابر شریک ہوئیں اور بانیءاسلام حضرت محمد ﷺ کی حفاظت کرتی رہیں۔اسلام کی جو اشاعت ہوئی اس میں اہل بیت اطہار کی خواتین کا کردار بہت نمایاں ہے، جسکی مثال کہیں نہیں ملتی۔کسی مذہب کی اشاعت اور کامیابی میں خواتین کا کردار اتنا نمایاں نہیں، جو کردار اہل بیت اطہار کی خواتین کی سیرت طیبہ میں نمایاں ہے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

اہل بیت اطہار کی خواتین اللہ کی راہ میں اپنی جان ومال کی قربانی پیش کردیتی تھیں۔کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتی تھیں، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی سخاوت اور اللہ کی راہ میں فقراء اور مساکین پر خرچ کرنے کی وجہ سے کنیت ہی ام المساکین مشہور گئی۔حضرت ام سلمہ بھی نہایت فیاض تھیں۔اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو خود روزہ رکھ کر فقراء ومساکین کو کھانا کھلاتیں اور افطار کے لیے کچھ نہ چھوڑتیں۔

صبر وتحمل کی پیکر

اہل بیت اطہار کی خواتین انتہائی صبر وتحمل کرنے والی اور بلند حوصلہ کی مالک تھیں۔اور اسلام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتی تھیں۔

خلاصہ بحث

اہل بیت اطہار کی تمام خواتین عالمہ، فہم وفراست اور گہری بصیرت رکھنے والی خواتین تھیں۔ حدیث اور فقہ کی ماہر تھیں۔ کئی بڑے صحابہ نے ان سے احادیث کی روایت کیں۔ اسلام کی جو اشاعت ہوئی اس میں اہل بیت اطہار کی خواتین کا کردار بہت نمایاں ہے، جسکی مثال کہیں نہیں ملتی۔ کسی مذہب کی اشاعت اور کامیابی میں خواتین کا کردار اتنا نمایاں نہیں، جو کردار اسلام کی اشاعت میں خواتین اور بالخصوص اہل بیت اطہار کی خواتین اور صحابیات رضی اللہ عنھن نے ادا کیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License